اینٹی کرسچن جمہوریت کے پجاریوں کے نام ایک اہم پیغام

عنایت اللہ

ا۔اے اینٹی کرسچن جمہوریت کے پجاریو! یہ سیاسی دہشت گردی، یہ معاشی اور معاشرتی قتال اور یہ مذہب کشی کی جنگ بند کرو۔

۲۔تمہاری صوبائی اسمبلیاں، وفاقی حکومت، سینیٹ کا ایوان صرف بارہ چودہ سو ممبران پر **مشتمل** ہے۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے عبرت کدے کے کل پجاریوں کی تعداد **ملک** میں صرف سات آٹھ ہزار افراد پر **مشتمل** ہے۔**ملک** کا اقتدار **ملک** کی حکومت، **ملک** کے وسائل، **ملک** کی مال و دولت، **ملک** کا خزانہ، جاگیردار، سرمایہ دار، سمگلر، لینڈ مافیہ، کمیشن خور، منافع خور تاجر اور معاشی رہزن سیاسی طبقہ اور اعلیٰ سرکاری عہدیداروں کی میراث اور ملکیت ہے۔صرف یہی طبقہ اینٹی کرسچن جمہوریت کے الیکشن کے شاہی اخراجات برداشت کر سکتا ہے۔پندرہ کروڑ عوام ان کے ووٹر کی حثیت رکھتے ہیں۔انکی تاریخ مختصر اور دل سوز ہے، یہ انگریز کا پالتو جاگیردار، سرمایہ دار، اعلیٰ عہدیدار پر **مشتمل** ایک طبقہ ہے جو اس **ملک** کا حاکم اور پندرہ کروڑ عوام انکے محکوم، غلام، نوکر، قیدی بن چکے ہیں۔۱۹۴۷ سے لیکر آج تک اس طبقہ کی حاکمیت پاکستان پر مسلط ہوتی جارہی ہے۔اینٹی کرسچن جمہوریت کی سیاست کا نظام انکا ذریعہ اقتدار اور الیکشن ان کا سیاسی پیشہ بن چکا ہے۔

جمہوریت کا ضابطہ حیات، اسکی صوبائی اسمبلی کے ممبران، قومی اسمبلی کے ممبران اور سینٹ کے ممبران کا پنڈال، اسکا تعلیمی نصاب اور تعلیمی ادارے، اسکے انتظامیہ، عدلیہ کے ادارے، یہ تمام ادارے ایک آہنی سلاخوں پر **مشتمل** ایسا قانونی پنجرہ ہے جس میں پندرہ کروڑ مسلم امہ اور اسکی نسلیں مقید ہیں۔جسکے ذریعہ پندرہ کروڑ عوام دین محمدی ﷺ کی سرکاری سرفرازی جسکی خاطر یہ **ملک** بنایا گیا تھا اس سے محروم کر دی گئی ہے۔مسلم امہ اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام حکومت کی قیدی اور بے دینی کی زندگی کے کینسر میں مبتلا ہو چکی ہے۔

۳۔اسی معاشی اور معاشرتی حکومتی طبقہ کا **ملک** کے اقتدار تک رسائی نصیب بن چکا ہے۔ملکی وسائل، ملکی دولت اور ملکی خزانہ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام کی محنت و مشقت کا ثمر ہے، جو وہ تیار کرتے رہتے ہیں، جو اینٹی کرسچن جمہوریت کے ان سیاستدانوں کے شاہانہ، تصرفانہ نظام حیات اور انکی آپس کی بندربانٹ کی نظر ہوتا جاتا ہے، **ملک** انکی ملکیت اور عوام انکی قیدی بن چکی ہے، اینٹی کرسچن جمہوریت کے ان عظیم دانشوروں نے ملکی سیاست، الیکشن، اسمبلیاں، اقتدار، حکومتوں پر **مشتمل** یہ تمام شعبے اپنے مخصوص فنکشن کے ذریعے چلا کر مذہب کے بنیادی نظریات کیخلاف اعتدال و مساوات کا توازن ختم کر دیا ہے اور عدل و انصاف کو کچلتے جارہے ہیں۔ملت اپنے دین کے نظریات، اس کی تعلیمات سے محروم اسکے اخلاق و کردار سے محروم، اسکے عدل و انصاف سے محروم، اسکے امانت و دیانت کے ضابطہ سے محروم، اسکے اخوت و محبت کے جذبوں سے محروم، اسکے ایثار و نثار کے وقار سے محروم، اسکی آفادیت سے محروم، اسکی چادر اور چار دیواری کے نظام سے محروم، اسکے معاشی اور معاشرتی نظام حیات سے محروم اور بدنصیبی کی انتہا یہ ہے کہ پوری امہ اس اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظریات، ضابطہ حیات اور تعلیمات کی تباہی کے لامتناہی صحرا میں گم ہوتی جارہی ہے۔اسکا کوئی پرسان حال نہیں۔ملت اپنے ملی تشخص سے محروم ہو چکی ہے۔

۴۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے سیاسی دانشوروں اور حکمرانوں کے ایسے بھیانک کردار ہیں۔جنہوں نے **ملک** میں معاشی، معاشرتی، انتظا

می، عدالتی، مذہبی شعبوں کو اس طرح کرش کر دیا ہے کہ ہر شعبہ اپنے اپنے زخموں کی اذیتوں سے سسکتا تڑپتا، دم توڑتا اور بے بسی سے کراہتا چلا جا رہا ہے۔ اسکا علاج حکیم الامت اور شب بیداروں اور حضور نبی کریم ﷺ کے ادب کرنے والوں کیعلاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ یا اللہ ان طیب اور اہلبیت کے وارثوں کو مل بیٹھنے اور غور و فکر سے کام لینے کی توفیق عطا فرما کہ وہ اس نیم جاں امت کو دین کے نور سے پھر نئی زندگی عطا کر سکیں اور ملت ظلمات کے صحرا سے نکل سکے۔ آمین۔

۵۔جمہوریت کی سیاست اور اسکے دانشور! یہ طبقہ سات آٹھ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ جو ملک کے سیاہ سفید کا مالک ہے۔ حکومتی ارکان اور اپوزیشن کے ارکان، ایک دوسرے کے خلاف مختلف جرائم کے مواد اسمبلی ہالوں اور سینٹ ہالوں کے ریگزار میدانوں میں شعلہ بیانیوں سے پیش کرتے رہتے ہیں۔ حکومتیں اپوزیشن کے سیاستدانوں کے خلاف ثبوت رسائل اور اخبارات میں شائع کرتی رہتی ہیں۔ اسکے علاوہ ریڈیو اور ٹی وی پر انکو اور انکے کردار کو مشتہر کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ایسے قوانین اور سسٹم ملک و ملت پر مسلط کر رکھے ہیں جس سے جمہوریت کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر و مشیر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، گورنر و صدر مملکت ملک کے تمام وسائل، دولت، خزانہ اور عوام الناس کی محنت کی کمائی کا ثمر انکے شاہی اخراجات، شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں اور عیاشانہ فرعونی نظام حیات کا ایندھن بنا جاتا ہے۔ عوام کے وسائل، دولت اور خزانہ اقتدار کی نوک پر چھیننا، شاہانہ اور تصرفانہ زندگی گذارنا ایک بدترین فرعونی عمل ہے، فرعون کے اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے، ایسا نظام مسلط کرنے والے اللہ تعالیٰ کی اس لعنت کے وارث اور مستحق ہیں۔ عوام کو اپنے حقوق کا ملکی سطح پر تحفظ کرنا ایک اعلیٰ عبادت کا حصہ ہے۔

۶۔ہارس ٹریڈنگ!

سیاستدانوں کا ایک سیاسی سلوگن ہے جس سے حکومتوں کو تشکیل دینے کیلئے سرکاری دولت، وسائل اور خزانہ کا منہ کھول دیا جاتا ہے۔ حکومتیں اپوزیشن کے سیاسی ممبران کو اپنے ساتھ ملانے اور حکومتیں بنانے، قائم رکھنے کیلئے کروڑوں، اربوں کی رقمیں بطور رشوت ادا کرتی چلی آ رہی ہیں۔ اسکے علاوہ وزیر اعلیٰ، گورنروں، اعلیٰ قیمتی اور رشوت والی وزارتوں کے الگ سودے طے ہوتے ہیں۔ ملوں، کارخانوں کے فنڈ علیحدہ بانٹ لئے جاتے ہیں۔ انکے تمام جرائم، تمام حقائق و واقعات، تمام مشتہر جرائم حکومت میں شامل ہونے کے بعد واش ہو جاتے ہیں۔ پھر سے یہ تمام بدترین جرائم پر مشتمل کردار حکومت اور اپوزیشن کے کارندے اور نمائندے ملکی وسائل، مال و دولت، خزانہ کی لوٹ مار کا عمل شروع کر لیتے ہیں، اسمبلیوں میں بیٹھ کر حکومتی سطح پر ایک دوسرے کے خلاف مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اندرون، بیرون ممالک اچھالتے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کیخلاف کیس مختلف ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اچھالتے رہتے ہیں۔ سرے محل ہوں یا رائیونڈ ہاؤسز، شاہی پیلس ہوں یا کارخانے ملیں ہوں یا فیکٹریاں، ملکی بنکوں میں انکی رقمیں جمع ہوں یا دنیا بھر کے سوکس بنکوں میں یہ سب پندرہ کروڑ اہل وطن کی میراث اور ملکیت ہیں۔ یہ سب غاصب ملک کی دولت، خزانہ اور وسائل مل کر لوٹتے چلے آ رہے ہیں جو ان سے واپس لینا ملت کے ہر فرد کا حق ہے۔ انکے معاشی اور معاشرتی جرائم کے مواد، رسائل، اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، اسمبلی ہالوں اور سینیٹ کے ایوانوں میں بطور بلیٹن پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ تقریروں، خبروں میں تفصیلاً مع تحریری ثبوتوں کے ایک دوسرے کے خلاف ملت کو آگاہ کرتے چلے آ رہے

ہیں۔احتساب پنچوں میں اس سے پہلے بھی اور اب بھی ایک دوسرے کے خلاف کیس زیرِ سماعت چلے آ رہے ہیں۔یہ کیس سیاسی چیک ہوتے ہیں، جو سیاستدان اور حکمران سیاسی گٹھ جوڑ کے وقت کیش کرواتے چلے آ رہے ہیں۔ملکی خزانہ اور وسائل ہی نہیں۔انہوں نے تو آئی ایم ایف اور دوسرے دوست ممالک کو بھی کنگال کر دیا۔ملک اور عوام چالیس ارب ڈالر کے مقروض ہیں مگر ان کے پیٹ ہوس کی آگ سے پھر بھی نہیں بھرے۔بلکہ انکی تشنگی اور بڑھتی جا رہی ہے۔انکے اور انکی تجارت کے پاؤں تمام ترقی یافتہ ممالک تک پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ان غاصب چند آمروں نے اینٹی کرپچن جمہوریت کے نظام اور سسٹم سے ایک شاہی حکومتی قبیلہ بنا رکھا ہے۔جن کے پاس ملک وملت کی تمام دولت، وسائل، تجارت اور خزانہ کی چابیاں خود کار سسٹم کے تحت پہنچ جاتی ہیں اور انکی ملکیتوں میں بدلتی جاتی ہیں جو دراصل عوام الناس کی ملکیت ہیں۔جس ملک کی دولت او روسائل اور غیر ملکی قرضے چند گنتی کے اینٹی کرپچن جمہوریت کے باطل بطن سے پیدا ہونے والے امیر زادے، پیر زادے، خان زادے، نواب زادے، ملاں زادے لوٹ کھسوٹ، رشوت، سمگلنگ، ہارس ٹریڈنگ جیسے بھیانک جرائم کو جائز اور حق سمجھ کر اور اقتدار کو حاصل کرنے اور قائم رکھنے کے لئے یہ بدمست ہاتھی کی طرح ملک کے ہر قانون اور عدل کے نظام اور دینی ضابطہ حیات کو روندتے پھریں۔کسی منصف کی جرات نہیں کہ وہ آج تک انکا ہاتھ روک سکے۔کیا یہ سیاستدان حکومتیں بناتے وقت ایسے تمام لوٹ مار کے کیس ایک دوسرے کو معاف کرتے چلے نہیں آ رہے، کیا یہ سیاستدان اپنی حکومتیں بناتے وقت ایک دوسرے کے لوٹ مار اور سرکاری خزانہ کے غبن کے کیس اور قید و بند کی سزائیں معاف کرتے چلے نہیں آ رہے، کیا وہ ملکی ملی مجرم پھر سے حکومت میں شامل ہوتے اور اس ملک اور اسی ملت پر حکمران بن کر مسلط نہیں ہو جاتے، حال ہی میں پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بینظیر صاحبہ کے خلاف ایسے تمام کیس حکومت نے معاف اور فارغ کر نہیں دیئے، کیا انکے بنکوں میں جمع اربوں ڈالر ان حکمرانوں نے انکو واگذار کر نہیں دیئے، کیا احتساب کمیشن یا ملک کا کوئی قانون انکے آڑے آیا ہے۔کیا احتساب کمیشن، اسکے محتسب اور اسکے عملہ کے شاہی سرکاری اخراجات حکومت پاکستان کی غریب عوام نے برداشت نہیں کیئے، کیا ملک میں ایسے کالے قوانین اور غاصب حکمران ایسے کرتے چلے نہیں آ رہے، محلوں کی سازشوں سے اپنی اپنی جماعتوں کے غدار عددی برتری حاصل کر کے ملک میں سیاسی غداروں کی ایک نئی سیاسی جماعت بنا کر اینٹی کرپچن جمہوریت کے الیکشنوں میں کامیابی حاصل کر کے ملکی اقتدار پر قابض ہو کر اسی عددی برتری سے ملک کے سیاہ وسفید کے مالک بنتے چلے نہیں آ رہے، اسمبلیوں میں بیٹھ کر دینِ محمدی ﷺ کے ضابطہ حیات کو روندتے، ٹیکسوں کے ذریعے عوام سے انکی مالی تنگدستی کے باوجود انکی متاعِ حیات چھینتے، منگائی کے ذریعہ انکو ضروریاتِ حیات سے محروم کرتے، پندرہ کروڑ انسانوں کو غربت، تنگدستی اور مفلسی کے ایک عبرتناک المیہ میں مبتلا کرتے چلے جا نہیں رہے۔

۵۔حکومتیں بنانے کے بعد کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کے پیدا کردہ وسائل، دولت، خزانہ کی ملی اور ملکی امانتوں کو بے دریغ شاہی تصرفانہ طریقے سے استعمال کرنا شروع کرتے جائیں۔انکو کوئی روکنے والا ہی نہیں ہوتا۔انکے خلاف لب کشائی کرنا جہاں جرم ہو، ملک پولیس سٹیٹ بنا لیا گیا ہو۔ملک کی خوشحالی کا ناپ تول کا پیمانہ انکے کارخانوں، انکے کاروباروں انکی بڑی بڑی لاجواب کاروں، انکے شاہی محلوں، انکی جاگیروں، انکے بچوں کی شاہی اداروں میں تعلیم وتربیت اور ان کے شاہانہ روزمرہ کے اخراجات

،انکے صدر ہاؤس ،وزیر اعظم ہاؤس ،گورنر ہاؤسز ،وزیر اعلیٰ ہاؤسز ،وزیر ہاؤسز ،مشیر ہاؤسز ،سفیر ہاؤسز انکی کلبوں ،انکے ہوٹلوں ،انکے آسمبلی ہالوں کے اربوں ،کھربوں کے اخراجات اور انکے بنک اکاؤنٹس سے ناپا تولا جائے تو دنیا کا کوئی **ملک** خوشحالی میں انکا مقابلہ نہیں کرسکتا ،ستر فیصد کسانوں ،انتیس فیصد مزدوروں ،محنت کشوں ،ہنرمندوں اور عوام الناس کی حالت زار کا ذکر نہ کرو انہیں بھول جاؤ۔ پورے **ملک** میں کسی ایک گاؤں میں کوئی ایک انگلش میڈیم تعلیمی ادارہ ،کوئی ایک کالج ،کوئی ایک یونیورسٹی ہے تو ان سے پوچھو شہروں میں بسنے والے انتیس فیصد مزدوروں ،ہنرمندوں ،محنت کشوں اور عوام الناس سے بھی پوچھو کہ وہ شہروں میں انکے ان طبقاتی شاہی اداروں کے اخراجات برداشت کرسکتے ہیں۔ان سے تو ٹیکسوں اور مہنگائی کی تلوار سے سب کچھ چھین لیا جاتا ہے۔اینٹی کرپشن جمہوریت کا پھندا ،انکی زبوں حالی کا سبب ہے۔اس نظام سے نجات حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔

۶۔آمریت ،بادشاہت یا اینٹی کرپشن جمہوریت کے پروردہ سیاستدان!

یہ نسل انسانی کے وہ روپ ہیں۔جو ملکی وسائل دولت تجارت ،خزانہ اور عوام الناس کو گورنمنٹ کے انتظامیہ اور عدلیہ کے اداروں کی وساطت سے قابو کرلیتے ہیں ،اعلیٰ سرکاری عہدیداروں افسر شاہی اور منصف شاہی کے طبقہ کو مال و دولت اور سرکاری سہولتوں سے نوازتے ،انکو عوام کو کرش کرنے کیلئے اسمبلیوں کے ذریعہ ایسے غاصب قوانین تیار کرتے اور انکی بجا آوری کیلئے انکو ہر قسم کے اختیارات دیتے ہیں جن کے ذریعہ وہ متاع ارضی کی تمام دولت اور وسائل کو چھینتے اور اکٹھا کرتے ہیں اور یہ سیاستدان اور حکمران آپس میں ایک آمر ،ایک جابر ،ایک غاصب کی طرح طبقاتی نظام حکومت اور طریقہ کار سے تقسیم کرتے رہتے ہیں۔کسان ،محنت کش اور عوام الناس غربت اور تنگدستی سے دوچار رہتے ہیں اور یہ چند غاصب ایک خوشحالی اور حکمرانی کی بدترین ظالمانہ زندگی گذارتے چلے جاتے ہیں ،دنیا کا لوبھ ،لالچ انکا مقصد حیات اور دنیا کی عیش وعشرت ،اقتدار اور حکومت انکی زندگی کے سہانے سپنے ہوتے ہیں۔وہ اقتدار کے نشہ میں ڈھٹ ملکی دولت ،وسائل اور خزانہ لوٹتے جاتے ہیں ،عیش وعشرت پر مشتمل تصرفانہ ،شاہانہ نظام حیات انکی پہچان بن چکا ہے۔

۷۔بددیانتی ،کرپشن ،رشوت ،لوٹ مار ،حق تلفی انکے ذرائع آمدن ہیں۔اینٹی کرپشن جمہوریت کے الیکشن انکا وسیلہ اقتدار ہیں۔اسمبلیاں انکے کالے قوانین تیار کرنے کے ادارے ہیں۔حکومتیں ،وزارتیں ،مشاورتیں ،سفارتیں اینٹی کرپشن جمہوریت کے آمروں اور حکمرانوں کے نام ہیں۔شاہی محل اور تاج محل انکے قلعے ہیں۔سرے محل ،رائے ونڈ ہاؤسز ،شاہی پیلسز ،اور قیمتی کوٹھیاں ،سرکاری محل ،یہ شاہی سرکاری اور ذاتی قیمتی گاڑیاں ان کے کلچر کا نمایاں بدترین حصہ ہیں۔یہ قلعے ،یہ شاہی محل ،یہ حصار انکی مادیت پر فوقیت اور انکی شان وشوکت اور عظمت کے نشان ہیں ،اینٹی کرپشن جمہوریت کے سیاستدان ،جاگیردار ،سرمایہ دار ،سمگلر ،حکمران اور انکی اعلیٰ عہدوں پر فائز سرکاری مشینری قومی ،ملی دولت ،خزانہ اور وسائل کی امانتوں کو خوب لوٹتے اور نوچتے چلے جارہے ہیں۔یہ **ملک** میں پھیلے ہوئے یہ سب عالیشان محل ،یہ سب ڈیکوریشنز ،یہ لینڈ کروزریں ،یہ مرسڈیز ،یہ پٹرول کے اخراجات ،یہ شاہانہ اخراجات ،یہ تصرفانہ زندگی کا فرعونی تمام نظام ،یہ زرمبادلہ اور خزانہ کا حشر نشر ،انکے خلاف انکے جرائم کی منہ بولتی شہادتیں ہیں۔انہوں نے **ملک** میں اعتدال ومساوات کو کچل کر رکھ دیا ہے۔انہوں نے ملکی وسائل ،ملکی دولت ملکی خزانہ اور قیمتی زرمبادلہ کو ملکی زرعی ،صنعتی ترقی کی بجائے انکو شاہی محلوں کے اینٹ گارے ،انگنت شاہی گاڑیوں اور

پٹرول کے قیمتی زرمبادلہ کے اخراجات کا ایندھن بنا رکھا ہے۔ یہ ظالم اور غاصب ہی نہیں، یہ کمینے اور بزدل بھی ہیں۔

۸۔ یاد رکھو! یہ لوگ جتنے بددیانت، ظالم، غاصب ہیں اتنے ہی ڈرپوک، بزدل، اور اتنے ہی غیر محفوظ ہیں۔ انکے محلوں کے تمام محافظ اور تمام ملازمین گن مین، چوکیدار، مالی، بھنگی، کک، خانصامہ اور تمام ملازمہ، انکی ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، انکے کاروباروں کو چلانے والی تمام ورکروں کی فوج جوان محلوں اور ان تمام ملکیتوں جو اندرون ملک اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں، وہ انکے حقیقی مالک اور وارث ہیں۔ ان غاصبوں اور معاشی اور معاشرتی قاتلوں کو اس مال و دولت اور اقتدار کے چھن جانے کا خوف خطرہ ایک جان لیوا کینسر کی طرح ان کے شعور میں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ انہوں نے مجبوروں، بے کسوں، بے بسوں، اپاہجوں غریبوں، یتیموں، بیواؤں، مظلوموں اور عوام الناس کا خون، اقتدار کی نوک پر انگنت ٹیکسوں اور مہنگائی کی سرنجوں کے ذریعہ کھینچ کر بڑے مزے سے پینے جا رہے ہیں۔ انکو کوئی روکنے والا ہی نہیں۔ انقلاب وقت انکے معاشی، معاشرتی اور دینی اقدار کو روندنے اور مخلوق خدا کو ان سے نجات دلانے کیلئے انکے سامنے آن کھڑا ہوا ہے، یہ اب بچ نہیں سکتے۔ انشاءاللہ مخلوق خدا، انکے رائج الوقت اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام اور سسٹم کے عذاب کی محکومی سے آزاد ہوگی۔

۹۔ پاکستان کو تو اسلامی تہذیب کا گہوارہ بنانا تھا۔

ان سیاستدانوں، حکمرانوں نے تو ان تمام معصوم بچوں اور بچیوں کی آہوں، نیک اور پاک دامن بہنوں، بیٹیوں، اور ماؤں کی عصمتوں اور بزرگوں کی بے حرمتی کے زخم جو ۱۹۴۷ء میں ہندوؤں اور سکھوں نے لگائے تھے منہدم کرنے تھے۔ انہوں نے تو اس ملک کو اسلامی تہذیب کا مرکز تیار کرنا اور فلاحی مملکت کا نمونہ اقوام عالم کو پیش کرنا تھا۔ رحمت اللعالمین ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنا تھا۔ شرم و حیا کا تقدس قائم کرنا تھا۔ امانت و دیانت کے چراغ روشن کرنے تھے۔ اسلام کی بالادستی کو زندگی کے ہر شعبہ میں عام کرنا تھا۔ لیکن انہوں نے تو غیروں اور انگریزوں سے بڑھ کر بدعملی، بدکرداری، بدقماشی، ظلم و زیادتی، قتل و غارت، ناانصافی، بدمعاشی، بے حیائی، عصمت دری، زناکاری، عدل کشی اور دین کشی کے گھناؤنے اور بھیانک کھیل اپنے اپنے دورِ حکومت میں جاری اور ساری رکھے۔ وہ اس طرح متاع دین لوٹے جا رہے ہیں۔

۱۰۔ دین کے خلاف مخلوط تعلیم اور مخلوط معاشرے کا افتتاح۔

انہوں نے تو اینٹی کرسچن جمہوریت کی روشنی میں دین محمدی ﷺ کے خلاف مخلوط تعلیم مخلوط حکومت اور مخلوط معاشرہ کی قانون سازی کر کے چادر اور چاردیواری اور شرم و حیا کی دیوار کو ختم کیا۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور زناکاری کی راہ ہموار کی۔ اب حکمرانوں اور اسلامی سیاسی جماعتوں نے حدود آرڈیننس کو وجہ اختلاف بنا کر ملک میں شور مچا رکھا ہے۔ جب انہی اسمبلیوں نے مخلوط تعلیم مخلوط حکومت اور مخلوط معاشرہ کا قانون اسلامی جمہوریہ پاکستان میں دین محمدی ﷺ کے خلاف پاس کیا اور نافذ العمل کیا، اس وقت تو تمام اسلامی سیاسی جماعتوں نے اسکی پیروی قبول کر لی اور اپنی بیٹیوں کو لیکر اسمبلیوں میں پہنچ گئے، جب اینٹی کرسچن جمہوریت کے ضابطہ حیات کے مطابق معاشرہ تیار ہونا شروع ہوگیا، مسلم امہ کی نسلوں کو مخلوط زندگی گذارنے کی سرکاری اجازت حاصل ہوگئی، اسکے بعد ایسے معاشرے میں فحاشی، بے

حیائی، بدکاری اور زنا کاری کوکون روک سکتا ہے۔اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اینٹی کرسچن جمہوریت کا دین قبول کرنا پڑا، ملک کو کنجر خانہ بنا دیا گیا، انگریز کے بنائے ہوئے ریڈ لائٹ ایریا جہاں مرد وزن ایک دوسرے کیساتھ آزادی کیساتھ ملتے جلتے، فحاشی بے حیائی بدکاری اور زنا کاری کے مرتکب ہوتے تھے، ان کے بازاروں کو رات گیارہ بجے قانونی طور پر بند کر دیا جاتا تھا، لیکن ان مسلم امہ کے اینٹی کرسچن جمہوریت کے حکمرانوں نے تو کمال کر دی ہے۔انہوں نے مسلم امہ کو صرف کنجر خانے کا ماحول اور نظام حیات ہی نہیں دیا بلکہ مخلوط معاشرے کے ذریعہ مرد وزن کو ملنے جلنے، فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور جنسی آزادی کا ہمہ وقت کا لائسنس جاری کر دیا ہے۔انہوں نے اسلامی روح کو مسخ کر کے دینی نظام حیات کو روند دیا۔ملک میں تفاوتی نظام قائم کیا۔طبقات کے ذریعہ حاکم اور محکوم، براہمن اور شودر کو ذریعہ حکمرانی بنایا۔غیر دینی تعلیمی نصاب اور ان کیلئے اعلیٰ شاہی تعلیمی ادارے قائم کئے، مخلوط تعلیم کا عمل جاری کیا۔ان شاہی اداروں سے انتظامیہ اور عدلیہ کے ارکان تیار کئے۔ہر قسم کے جرائم کی سرپرستی حکمران خود کرتے رہے اور ملک کے تمام شعبہ حیات کو انکے سپرد کر کے انکا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں رکھا۔جو کوئی سرکاری عہدیدار، افسر شاہی یا منصف شاہی کا افسر انکے احکام بجا نہ لائے اسکی ترقی اور نوکری خطرے میں پڑی رہتی ہے۔ملک میں ہر قسم کا معاشی اور معاشرتی ظلم انکے فرائض کی ذمہ داری بنا دیا گیا۔سیاستدان اور حکمران از خود دین کے خلاف اینٹی کرسچن جمہوریت کے باطل نظام کو ذریعہ اقتدار بنا کر ملک وملت پر مسلط ہو چکے ہیں۔اس بدترین نظام حکومت کو چلانے کی ہر قسم کی نگرانی سرکاری عہدیداروں، افسر شاہی اور منصف شاہی کے سپرد کر رکھی ہے۔جسکے عوض وہ انکو بڑی بڑی تنخواہیں، بیشمار سرکاری سہولتیں، بے پناہ اختیارات دیکر ۹۹فیصد کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں ہنرمندوں اور عوام الناس سے انکے ہر قسم کے وسائل، مال و دولت، انکی محنت کا ثمر ان سے چھین کر انکو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کئے جا رہے ہیں۔اب انکا یوم حساب انکے قریب پہنچ چکا ہے۔اب وہ فطرت کے عمل سے بچ نہیں سکتے۔

۱۱۔ دین محمدی ﷺ کے خلاف اینٹی کرسچن جمہوریت کی عدل کش، غیر دینی حکومتی بالادستی۔

اس اینٹی کرسچن جمہوریت کے انتظامی عدل وانصاف کے ڈھانچے کو اسلام کے سانچے میں بدلنا اور ڈھالنا نہائت اہم اور ضروری ہے، مسلم امہ کیساتھ اسلامی دستور نافذ کرنے کا ۱۹۴۷ کا وعدہ، ایک طویل عرصہ سے التوا میں پڑا ہوا ہے۔اسکے متعلق ایک بل قومی اسمبلی نے تو پاس کر دیا تھا۔اور کیس سینیٹ کو برائے ضروری منظوری بھیج دیا گیا تھا۔وہ کہاں چلا گیا۔اسکی تلاش کہاں سے کی جائے۔ملک کا ڈھانچہ اسلامی قدروں میں ڈھالنے کا عمل کب اور کیسے جاری ہوگا۔اس سنہرے خواب کی نوید کب پوری ہوگی۔وقت ان غافل اقتدار کے نشے میں دھت سیاستدانوں اور حکمرانوں کو کیسے تکتا جا رہا ہے۔انکو، انکے زوال کی نوید دینا مناسب نہیں۔وہ بہتر جانتے ہیں۔اے دینی جماعتوں کے رہنماؤ غور سے سن لو تمہارے لئے یہ نامہ عبرت ہے۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام کو ترک کر دو اور علیحدگی اختیار کر لو، دین از خود نافذ ہو جائیگا۔مسلم امہ کو سیاسی مذہبی جماعتیں دھوکہ دیئے جا رہی ہیں۔دین کو سیاسی ٹکروں میں تقسیم مت کرو۔ملت کو اس دھوکہ اور ظلم کے بعد تم کونسا چہرہ لیکر حضور نبی کریم ﷺ کے حضور پیش ہو گے۔مسلم امہ کے فرزندان اچھی طرح جانتے ہیں کہ پہلے یہ حکمران طبقہ انگریز کے ساتھ ملکر اہل وطن سے غداری کرتا رہا۔اب وہی ملکی غدار حسب روائیت اپنی سیاسی جماعتوں کے ساتھ غداری کر کے ایک نئی غداروں کی

جماعت تیار کر کے مارشل لا کی حکومت میں شمولیت کر کے اپنے تمام جرائم کو واش کر چکے ہیں ۔ہارس ٹریڈنگ کے طریقہ کار سے تمام سیاسی جماعتوں کے غدار مل کر ایک نئ حکومتی پارٹی بنا کر ملکی اقتدار پر قابض ہو بیٹھے ہیں، انہوں نے وزارتوں ،مشاورتوں ،سفارتوں اور سرکاری عہدوں کی تعداد بڑھائی اور مارشل لا کی چھتری تلے انکی ہارس ٹریڈنگ کی ، اسکے علاوہ ملکی خزانہ سے دوسری سیاسی جماعتوں کے اقتدار پسند ممبران کو خریدا، ایسے سیاستدان جو مختلف کرپشن کے کیسوں میں ملوث تھے، انکو معافی نامے جاری کئے اور حکومت میں شامل کیا، اسمبلیوں میں عددی برتری حاصل کر لی ۔اسمبلیوں میں اسی عددی برتری سے ہر قسم کا باطل ، غاصب قانون پاس اور نافذ کیا۔افواج پاکستان **ملک** کا انمول اثاثہ ہیں ۔وہ پاکستان کے جھنڈے کی وارث ،نگہبان اور محافظ ہیں ۔سیاستدانوں نے انکو گمراہ کیا، ان سے پاکستان کا جھنڈا چھین کر مسلم لیگ ق کا جھنڈا، انکے ہاتھ میں دیدیا ۔ **ملک** کا جھنڈا ان سے چھین لیا گیا۔افواج پاکستان کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر دیا گیا چند ابن الوقت سیاستدانوں نے **ملک** کے انمول اور قیمتی اثاثہ کو جماعتوں میں تقسیم کر کے اسکی وحدت اور جمیعت کو روند کر رکھ دیا ہے۔اسکے دور رس نتائج عنقریب سامنے آنے والے ہیں ۔اس عمل سے **ملک** خانہ جنگی کی طرف بڑی تیزی سے اپنی مسافتیں طے کر رہا ہے۔فوج کے کور کمانڈروں کو اسکا تدارک کرنا ہوگا۔اینٹی کرسچن جمہوریت کا نظام حکومت مسلم امہ کیلئے ایک بدترین جرم بن چکا ہے۔

۱۲۔اے کرسچن جمہوریت کے مذہب کے والیو! اے دین محمدی ﷺ کے باغیو!

غور سے سن لو تم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی تہذیب ازدواجی زندگی، چادر اور چار دیواری کے نظام، انکے اخوت و محبت کے درس، انکے امانت و دیانت کے اصول، انکے مہر و محبت کے سبق، انکے حسن خلق کے ضابطے، انکے عفو و درگذر کے سلیقے، ان کی ادب انسانیت اور خدمت انسانیت کی عبادت کو، انکے حسن خلق کے عمل کو، اعتدال و مساوات کی تعلیمات کو، عدل و انصاف کے ضابطہ کو ایک دجال کی طرح نگلتے جا رہے ہو۔تم خدا اور رسول ﷺ کے نظریات، تعلیمات اور احکام کو بروئے کار لانے کی بجائے اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظریات، تعلیمات اور احکامات مسلم امہ پر مسلط کئے جا رہے ہو۔تم کیسے بدنصیب اسمبلیوں کے ممبران اور حاکم وقت ہو، جو رسول عربی ﷺ کی امت پر باطل، غاصب نظام حیات سرکاری طور پر اینٹی کرسچن جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ کے طریقہ کار سے خریدے ہوئے اسمبلی ممبران کے پاس کردہ فرعونی قوانین نافذ العمل کئے جا رہے ہو۔اللہ تعالی کی لعنت سے بچ جاؤ۔کیوں مسلم امہ کے ساتھ دھوکہ کئے جا رہے ہو۔مسلم امہ کے فرزندان پر جب اینٹی کرسچن جمہوریت کے ضابطہ حیات، نظریات، تعلیمات، احکامات کی پابندی سرکاری طور پر مسلط ہوگی، تو انکا دین کیساتھ تعلق کیا رہ جائیگا۔مسلم امہ اسوقت منافقت کی زندگی گذارنے کی پابند اینٹی کرسچن جمہوریت کی غلام بن چکی ہے۔خبردار اینٹی کرسچن جمہوریت کے الیکشن کا نظام ختم ہو چکا ہے، اب ہارس ٹریڈنگ اور اینٹی کرسچن جمہوریت کا دور ختم ہو چکا ہے انکا نام لینا ایک گناہ عظیم بن چکا ہے۔

۱۳۔کیمونزم، سوشلزم، ہندوازم، بدھاازم، آتش پرست مخلوق خدا اپنے اپنے ممالک میں اپنے اپنے نظریات پر مشتمل اپنے اپنے نظام حیات اور ضابطہ حیات کے مطابق اپنی اپنی زندگی گذارتے چلے آ رہے ہیں ۔انکے نظریات اور عقیدے کے برعکس مذہب پرست امتیں پیغمبران کو تسلیم کرتی ہیں، اللہ تعالی کی وحدت، اسکے خالق و مالک ہونے کو مانتی ہیں پیغمبران کی الہامی روحانی کتابوں کو تسلیم کرتی

ہیں۔انکے نظریات، تعلیمات پر ایمان رکھتی اور عمل پیرا ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانتی اور اسکی عبادت کرتی ہیں۔پیغمبران کے ضابطہ حیات اور اخلاق و کردار کی پیروی کرتی ہیں۔تمام ممالک، اقوام اور انسانی نسلوں پر مشتمل مخلوق کو مخلوق خدا سمجھتی ہیں۔بنی نوع انسان کے ساتھ حسن خلق اور حسن ادب سے پیش آتی ہیں مخلوق خدا کی خدمت کو بجالاتی ہیں احترام آدمیت کا خاص خیال رکھتی ہیں۔اعتدال و مساوات کو قائم کرتی ہیں، امانت و دیانت کے عمل کو اپناتی ہیں۔اخوت و محبت کے جام بنی نوع انسان کو پلاتی ہیں۔تصرفانہ زندگی سے نفرت کرتی ہیں۔لیکن بدقسمتی سے تمام پیغمبران کی امتیں انکے عطا کیے ہوئے روحانی نظریات، تعلیمات، ضابطہ حیات سے دور، مختلف اور متضاد اینٹی کرسچن جمہوریت کے اسمبلیوں کے سیاسی ممبران اور انکے تیار کیے ہوئے فرعونی ضابطہ حیات، تعلیمات اور نظریات کے قوانین کو سرکاری طور پر ملکی سطح پر مسلط کرتی اور اسکی اطاعت اور پیروی کرنے کی پابند بنالی جاتی ہیں۔کتنے ظلم کی بات ہے کہ اینٹی کرسچن جمہوریت کے سیاسی پیروکاروں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی تعلیمات اور تہذیب کو کچل کر رکھ دیا ہے۔، ادب انسانیت اور خدمت انسانیت کی عبادت سے الگ کر کے رکھ دیا ہے، حق تلفی اور قتل و غارت انسانیت پر مسلط کر رکھی ہے بیماروں کو شفا عطا کرنے والی امتوں نے بنی نوع انسان میں مختلف جراثیمی بموں سے مہلک بیماریاں پھیلانے کا عمل جاری کر رکھا ہے بھوکوں کو کھانا کھلانے والوں نے معصوم بیگناہ بے بس انسانوں کے ممالک کی خوراک اور انکے آبی ذخائر کو تباہ کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔انکی امتوں نے مردوں کو زندہ کرنے والے معجزات کو بھلا کر انہوں نے ایٹم بموں اور جدید اسلحہ سے زندہ انسانوں کو مردوں میں بدلنے کا گھناؤنا عمل جاری کر رکھا ہے۔پیغمبران کے تیار کیے ہوئے انسانی تشخص کو اینٹی کرسچن جمہوریت کے نمرود، فرعون اور یزید کے تشخص میں بدل کر رکھ دیا ہے۔روحوں کو تسخیر کرنے والوں نے جسموں کو فتح کرنے کے بگل بجانے کا عبرتناک گھناؤنا کھیل جاری کر رکھا ہے، پیغمبران کے ہدی خوانوں نے انکی منزل کے نشان ہی مٹا کر رکھ دئے ہیں۔انہوں نے تو بنی نوع انسان کو توحید کا سبق سکھانا تھا پیغمبران کا تعارف کروانا تھا، انکی تعلیمات سے آشنا کروانا تھا۔انکے اخوت و محبت کے جام پلانے تھے۔انہوں نے تو انکے کردار کی شمع روشن کرنی تھیں، انہوں نے تو پیغمبران کی تہذیب کی آبیاری کرنی تھی، یہ تمام امتیں ایک المیہ سے دوچار ہو چکی ہیں، پیغمبران کے باغیوں انکے نظریات تعلیمات کے قاتلوں، انکے کردار اور تشخص کو کچلنے والوں، انکے مذہب کے منکر اور منافق رہنماؤں نے اینٹی کرسچن جمہوریت کے روپ میں سیاسی دانشور تیار کیے، اسمبلیوں کے ذریعے قانون سازی کر کے، انہوں نے پیغمبران کی تعلیمات، ضابطہ حیات، ادب انسانیت اور خدمت انسانیت کی طرز حیات، انکی عبادات، انکی الہامی، روحانی مقدس کتابوں اور انکی روشنی میں تیار کی ہوئی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی تہذیب کو مغرب کے اینٹی کرسچن جمہوریت کے سیاسی دانشوروں نے کچل کر رکھ دیا ہے، مسلم امہ بھی اس بین الاقوامی اینٹی کرسچن جمہوریت کے مذہب کش المیہ کا شکار ہو چکی ہے۔اس مذہبی سانحہ کو روکنے کیلئے تمام مسلم امہ کو ایک مرکز پر اکٹھا کرنا ہوگا۔نمرود، فرعون اور یزید کے معاشی، معاشرتی اینٹی کرسچن جمہوریت کے ظلم و قتال کے ضابطہ حیات کو روکنے کا صرف دین محمدی ﷺ کے پاس شورائی جمہوری نظام حکومت موجود ہے جو بنی نوع انسان کو اس المیہ سے نجات دلا سکتا ہے۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے شر مادینے والے انسانیت سوز، ان تمام حالات و واقعات کا پس منظر مسلم امہ کے سیاسی رہنماؤں اور حاکموں کی دین سے دوری، انکی غفلت، کوتاہی، لاپرواہی ہی اسکا سبب ہے جنہوں نے مسلم امہ کو دین محمدی

کے ضابطہ حیات ،نظریات ،تعلیماتاورشورائی جمہوری نظام حکومت سے آگاہ نہ کیااور نہ اسکے مطابق کوئی حکومت قائم کی ۔اہل اسلام کا یہ دینی فریضہ تھا اور ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو آخری نبی الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دینی ضابطہ حیات ،نظریات اور اسکی تعلیمات اور اسکے نظام حکومت کا عملی نفاذ کر کے بنی نوع انسان کی رہنمائی کا فریضہ ادا کریں ۔یا اللہ اس امت کو اپنا دینی فریضہ ادا کرنے اور بنی نوع انسان کو راہ ہدایت کی منزل پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرما ۔امین